© rasailojaraid.com

ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

روحِ انتخاب

حاصلِ مطالعہ

وہ عظیم فاتح امیر تیمور نے ایک ہنگامی اور فوری پیغام روانہ کرتے ہوئے قاصد کو حکم دیا راہ میں
و[illegible]ہیں کا گھوڑا بھی مل جائے اس پر بیٹھ کر فوراً روانہ ہو جاؤ۔ قاصد ابھی تھوڑے ہی فاصلہ پر پہنچا تھا
[illegible]سے ایک خیمہ نصب ہوا دکھائی دیا۔ خیمے کے در پر چند گھوڑے موجود تھے۔ قاصد نے ا[illegible]یں سے
ا[illegible] گھوڑا کھولا اور اس پر سوار ہونے ہی والا تھا کہ چند آدمی خیمے سے نکلے اور قاصد کو چو[illegible] پیٹنا
[illegible]ع کر دیا۔ اس نے بتایا میں امیر تیمور کا قاصد ہوں اور اس کے شاہی حکم کے مطابق کہ میں جس کا گھوڑا
[illegible] پکڑ کر روانہ ہو جاؤں۔

اُن لوگوں نے جواب دیا کہ تو بھی کان کھول کر سُن لے۔ یہ گھوڑے ہمارے امیر علامہ سعد الدین تفتازانی
[illegible]یں اگر تو اپنی خیر چاہتا ہے تو فوراً یہاں سے بھاگ جا۔ اور یہ بات اپنے امیر کو جا سنا۔ وہ واپس آ کر امیر تیمور
[illegible]کا بتا عرض حال سنائی۔ امیر تیمور نے ساری بات سن کر جواب دیا افسوس میں اس شخص کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا
[illegible]جس شہر میں فاتحانہ داخل ہوتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ علامہ سعد الدین تفتازانی کے قلم نے اس شہر کے لوگوں کو
[illegible]تلوار سے پہلے فتح کر رکھا ہے۔

ٹوٹا ہوا پتھر (مولانا ابوالکلام آزاد)

لال قلعہ کی سیر کرنے والا جب اس کی بلند و بالا عمارتوں سے گذر کر میوزیم میں پہنچتا ہے تو وہاں چیزیں
دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ان میں ایک ٹوٹا ہوا پتھر بھی ہے جو ایک کونے میں رکھا ہے۔ اس پتھر پر کسی خاص محل
[illegible] کندہ ہے۔ جو ۱۶۴۲ء میں مغل شہنشاہ نے بنایا تھا۔ مگر یہ خاص محل آج کہیں موجود نہیں۔ البتہ یہ پتھر
[illegible] پرانے قلعہ میں پڑا ہوا پایا گیا تھا۔ وہاں سے اٹھا کر اس کو لال قلعہ کے میوزیم میں رکھ دیا گیا۔ اس ٹوٹے ہوئے
[illegible] جو فارسی قطعہ درج ہے اس کا ایک مصرعہ یہ ہے ؏

ہمیشہ باد زیر سپہر بوقلموں

یعنی خاص محل تعمیر کرنے والے شہنشاہ کی سلطنت آسمان کے نیچے ہمیشہ قائم رہے۔ مگر آج نہ خاص محل
[illegible] بادشاہ۔ صرف ٹوٹا ہوا پتھر اس بات کی یادگار کے طور پر باقی ہے۔ کہ کسی بادشاہ نے تین سو سال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے ایک شاہی محل تعمیر کرایا۔ جب بھی کسی زمین پر سلطنت حاصل ہوئی تو اس نے یہی سمجھا کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کا حکمران رہے گا۔ مگر زمانے نے کسی بادشاہ کے اس خیال کی تائید نہیں کی۔ مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اگلا حکمران جو پچھلے حکمران کے ٹوٹے ہوئے پتھر کو میوزیم میں رکھ دیتا ہے وہ بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کی حکومت بھی ہمیشہ زمین پر باقی رہے گی۔

سلطان کا جواب سلطان ناصرالدین محمود بن التمش المتوفی ۶۶۴ھ اپنے ذاتی مصارف کا بار شاہی خزانہ پر نہیں ڈالتا تھا بلکہ اپنے تمام اخراجات قرآن حکیم کی کتابت سے پورے کرتا تھا۔ امور خانہ داری کے لئے سوائے ان کی بیوی کے کوئی خادمہ نہیں تھی۔

ایک دفعہ ملکہ نے شکایتاً عرض کیا کہ روٹی پکانے میں میرے آبلے پڑ گئے ہیں۔ بیوی کی یہ تکلیف سن کر سلطان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور گلوگیر آواز میں کہا:۔

" صبر کن تا خدائے تعالیٰ در آخرت نتیجۂ شائستہ دہد " صبر کرو تاکہ خدائے تعالیٰ آخرت میں بہتر نتیجہ دیں۔

قاضی کا فیصلہ ایک دفعہ ایک امیر لڑکے نے سلطان محمد تغلق رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۵۲ھ کے خلاف قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا کہ سلطان نے مجھے بلا سبب مارا ہے۔ قاضی نے فیصلہ کیا کہ سلطان یا تو لڑکے کو راضی کریں ورنہ قصاص دیں۔ ابن بطوطہ (محمد بن عبید اللہ ابن بطوطہ) مشہور سیاح لکھتا ہے۔ کہ میں نے خود دیکھا سلطان نے دربار میں لڑکے کو بلایا اور اس کے ہاتھ میں چھڑی دی اور قسم دلا کر کہا کہ تم اپنا بدلہ لے لو جس طرح میں نے تجھے پیٹا تھا تم بھی مجھے مارو۔ اس کے بعد لڑکے نے سلطان کو اکیس چھڑیاں ماریں یہاں تک کہ ایک مرتبہ سلطان کی ٹوپی سر سے گر پڑی۔ (سفر نامہ ابن بطوطہ ص ۱۲۸)

مانگو تو سہی شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے جامعہ خیر المدارس کے سالانہ جلسہ میں تقریر کے دوران فرمایا۔ ایک دن حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے کہ جس کسی نے مانگنا ہو اپنی زنبیل لے کر اللہ کے دروازے پر مانگے۔ خداوند تعالیٰ ضرور کرم فرمائیں گے۔ مجلس میں ایک شخص نے جو وہاں موجود تھا عرض کیا۔ حضرت! اگر کسی کے پاس زنبیل نہ ہو تو پھر کیا کرے۔ فرمایا رب تعالیٰ کے دربار میں مانگو تو سہی انشاء اللہ جب مانگو گے تو زنبیل بھی وہاں سے مل جائے گی۔ بھیک بھی وہاں سے مل جائے گی۔

© rasailojaraid.com